مسئلہ : محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، ہبہ نامہ (gift deed) کے بارے کیا شرعی احکامات ہیں، والدہ اپنی اولاد میں سے کسی ایک کو کتنا ہبہ کر سکتی ہے، جبکہ والدہ گھریلو خاتون ہے، اس نے جو کچھ خریدا ہے، اپنے شوہر کی کمائی سے خریدا ہے، اس کی اپنی کوئی آمدنی نہیں ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

تمہید: زندگی میں جو کچھ دیا جاتا ہے، وہ ہبہ کہلاتا ہے اور ہبہ کے مکمل ہونے کے لئے کامل قبضہ کا پایا جانا شرط ہے اور کامل قبضے کے لئے ضروری ہے کہ ہبہ کی ہوئی چیز پر (موہوب لہ) جس کو ہبہ کیا جارہا ہے، کا مکمل مالکانہ قبضہ و اختیار دے دیا جائے۔ ہر شخص کو اپنے مملوکہ مکانوں و جائیداد میں ہر قسم کے جائز تصرف کا اختیار حاصل ہے، کسی کو دینا ضروری نہیں، البتہ اگر کوئی شخص (مرد، عورت) اپنی زندگی میں جائیداد تقسیم کرنا چاہتا ہو اور کسی وارث کو محروم کرنے کی نیت نہ ہو، ۱. تو افضل یہی ہے کہ اپنے لئے مناسب حصہ نکالنے کے بعد باقی ماندہ جائیداد کو تمام مذکر و مؤنث اولاد میں برابری کے ساتھ تقسیم کرے اور ہر ایک کا حصہ الگ الگ کر کے اس پر اس کا مکمل قبضہ کروا دیا جائے۔ ۲. تاہم ایسی صورت میں یعنی جب کسی وارث کو نقصان پہنچانے کی نیت نہ ہو، وراثت کے طریقے کے مطابق بھی تقسیم کر دینے کی گنجائش ہے۔ ۳. نیز اگر کسی وارث کو کسی خاص سبب یعنی دینداری، خدمت گزاری کے پیشے نظر دیگر ورثاء کی بنسبت کچھ زیادہ حصہ دیا جائے، تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور خدانخواستہ کسی بچے کے بارے میں اندیشہ ہو کہ وہ مال کو گناہ کے کاموں میں خرچ کرے گا، تو اس کو صرف اتنا مال دے جس سے اس کا گزر بسر ہو سکے۔

بشرط صحت بیان صورت مسئولہ میں اگر سائل کے والد نے سائل کی والدہ کو اپنی کمائی سے خریدی گئی جائیداد کا مالک بنا دیا تھا، تو سائل کی والدہ ہی مالکہ ہیں اور وہ اپنی ذاتی مملوکہ اشیاء کو اوپر دی گئی تمہید کے

مطابق اپنی زندگی میں تقسیم کر سکتی ہیں، بصورت دیگر اگر والد نے سائل کی والدہ کو ان کی کمائی سے بنائی گئی جائیداد کی شرعی طریقے پر مالکہ نہیں بنایا تو سائل کی والدہ شرعا اس کی مالکہ نہیں ہیں۔ بلکہ اس کے اصل مالک سائل کے والد ہی ہیں۔

١. قال الله تبارک وتعالیٰ: {يوصيكمُ اللهُ فيْ اَوْلادِكمْ للذَّكرِ مثلُ حظِّ الأنثيين} [النساء، جزء آیت: ١١]
٢. عن عثمان و ابن عمر وابن عباس رضي الله عنهم أنهم قالوا : لا تجوز صدقة حتى تقبض۔ (رواه البيهقي ٦،١٧٠، إعلاء السنن ١٦،٩١ رقم: ٥٢٦٤ دار الكتب العلمية بيروت)
٣. عن معاذ بن جبل و شريح رضي الله عنهما أنهما كانا لا يجيز انها حتى تقبض" ۔ (رواه البيهقي ٦،١٧٠، إعلاء السنن ١٦،٩١ رقم: ٥٢٦٥ دار الكتب العلمية بيروت)
عن إبراهيم قال: الهبة لا تجوز حتى تقبض، والصدقة تجوز قبل أن تقبض۔ (المصنف لعبد الرزاق / باب الهبات ٩،١٠٧، التعليقات على الهداية / كتاب الهبة ٦،٢٣٨ مكتبة البشرى كراچی) في شرح المجلة للاتاشی ٤/١٣٤.
كل يتصرف في ملكه كيف شاء لان كون الشی ملكا لرجل يقتضی ان يكون مطلقا فی التصرف فيه كيفما شاء .
٦. كما في الصحيح البخاري ١/٣٥٢
عن حميد بن عبدالرحمن و محمد بن النعمان بن بشير رضي الله عنه أن أباه أتي به الى رسول الله صلى الله عليه وسلم اني نحلت ابني هذا غلاما. فقال : أكل ولدك نحلت مثله ؟ قال: لا قال: فارجعه"
٧. عن أنس بن مالک رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من قطع ميراث وارثه، قطع الله ميراثه من الجنة يوم القيامة) مشكاة المصابيح، كتاب البيوع / باب الوصايا، الفصل الثالث ٢٦٦، وكذا في سنن ابن ماجة، كتاب الوصايا / باب الحيف في الوصية ١٩٤ رقم: ٢٧٠٣ دار الفكر بيروت).ولو كان ولده فاسقا فأراد أن يصرف ماله إلى وجوه الخير ويحرمه عن الميراث بذا خير من تركه؛ لأن فيه إعانة على المعصية ولو كان ولده فاسقا لا يعطى له أكثر من قوته۔)البحر الرائق ٧،٢٨٨ زكريا، كذا في فتاوىٰ قاضي خان على الفتاوىٰ الهندية / فصل في ہبة الوالد لولده ٣،٢٧٩ زكريا.)
المختار:التسوية بين الذكر والأنثىٰ في الهبة۔ (البحر الرائق / كتاب الهبة ٧،٤٩٠ زكريا)
٨. ولو وہب رجل شيئاً لأولاده في الصحة، وأراد تفضيل البعض على البعض في ذٰلک لا رواية لهذا في الأصل عن أصحابنا، وروي عن أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ أنه لا بأس به إذا كان التفضيل لزيادة فضل له في الدين، وإن كانا سواء يكره، وروى المعلى عن أبي يوسف أنه لا بأس به إذا لم يقصد به الإضرار، وإن قصد به الإضرار سوى بينهم يعطي الإبنة مثل ما يعطي للإبن وعليه
٩. إن الوالد إن وہب لأحد ابنائه ہبة أكثر من غيره اتفاقاً أو بسبب علمه أو عمله أو بره بالوالدين من غير أن يقصد بذٰلک إضرار الأخرين ولا الجور عليهم كان جائزاً على قول الجمهور۔ أما إذا قصد الوالد الإضرار، أو تفضيل احد الأبناء على غيره بقصد التفضيل من غير داعية مجوزة لذٰلک؛ فإنه لا يبيحه أحد۔ (تكملة فتح الملهم ٢،٧١ مكتبة دارالعلوم كراچی)والله تعالى اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

٢٤/صفر المظفر/١٤٤٤ھ

21/ستمبر/2022ء

الجواب صحیح

ضیاء

٢٤/٠٣/١٤٤٤ھ

٢١/٠٩/٢٠٢٢ء

الجواب صحیح

تنابلہ